

خداوند و شریعت و قیمت

۱۱) لہر پشتہ خفا کہ کہہ کر وطن اسلام آباد قادیان سے شائع ہوئے ہیں یہ سچے سچے نغمے نغمے انسان کی بنیاد اور ان کے اہم مسئلے کو پیش کر کے مسلمان کے لئے فلاح اور انتہائی فکرمند لائق صاحبہ اور دیگر علماء کے لئے اور جو کچھ بنے بنیاد اور درجہ دار اور چاروں مسئلہ اور خبریں ہی کی ہی مجموعہ ہیں یہ سچے سچے دوستوں اور پیشہ ورانہ انسان کے لئے ایک نیا ہیئت خود فیہ ہے اور وہ انعام پر مبنی ہے بلکہ ان کی

(۱۲) یہ ایسا نغمہ ہے کہ کہہ کر شیشہ کا آئینہ کوکسان کی خبر نہ کہہ کر کسی قوم کی ہزرتاں نہیں چر بلکہ ان ملک میں پھر سناؤ گئی ہے اور ان کے دل میں سچا سچا سلام

(۱۳) رسد آئی کہ دوست ہوا ہے کہ انعام میں ہے عزیز ترین ہو چکا ہے خداوند زمین سے علی قدر تائب

یہ سچے حصول منزلت اور اپنی

بسم العبد الرئیس الرئیم محمد وفضل علی رسول اللہ اکرم
خج میخ علی ماہ
اللہ بعبادہ وامتہ اذلہ
الذکر عینا من ننبیہ اذوع وجیب الشکر علینا
ایڈیٹر

[illegible]

مخبرۂ قادیان دارالامان - ۱۱۔ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۲۔ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ جداول

البدر

جس طرح کہ چاند پڑنے کمال پہ پہنچا ہوا ہوتا ہے اور اس کی چاندنی
خزش زمین پر چسکی ہوئی ہوتی ہے اور ہر نوع کا آدمی اپنے اپنے
مذاق پر اوست فائدہ اٹھاتا ہے اور اس روشنی سے ایک خاص قسم
کا نور دور درویدوار اور شرجا جھوٹا یا ہوا ہوتا ہے کہ ایک ایک بادل
کا کمرہ اس چاند کے مقابل آتا ہے اور اس کی روشنی کو بات
کر دیتا ہے اور مسافر اس چاندنی پر نازاں اپنے گھر سے
لالین لیکر نکلتا ہے یا بھی نگر مٹی ہے کہ اب انہیں میں ہنوز
لگتی کی عرف کا دس بادل کے ٹکڑے کے درمیان آ جا جیسے ہر
ایک کے لطف میں فرق آتا ہے اور ایک قسم کی بدزگی پیدا
ہو جاتی ہے۔ اور سیر طہر ہمارا البدر سے ٹیکہ پڑنے وقت
پہ طلوع کہا اور طلوع کرنے ہی مستعد دلون کی زمین اس سر
منور ہوئی اور اس کی روشنی سے ہر ایک اپنے اپنے مذاق پر
مستفید ہونا چاہا کہ چند ایسا بیکار اور مشکل کے بادل سامنے
آ گئے اور دو تمام آتی تاب جاتی رہی اور بجائے لطف کے ایک
بدزگی پیدا ہوئی مگر ہمیں امید کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور
کرم کی ہوا دلوں کو اڑا کر لے جا دے گی اور البدر اپنی خوش
روشنی سے اہل دل کے دلون کی زمینوں کو منور کرنا رہے گا۔
مشکلات کے جو بادل البدر کے سامنے جمائے ہیں سو بہت تو فضل
خدا کی ہوا ہیں اڑا کر لے گئیں ہیں جس سے ہمیں امید کہ باقی بھی
بہت جلد اڑ جائیگے اور ہر البدر بڑی صفائی سے اس وقت
بھر رہا ہے کہ اپنے منور چہرہ سے دلوں اور آنکھوں کو انوار البدر
پر نور کرنا رہے گا۔

تفصیل قیمت کے متعلق ضروری اطلاع

بہرہ نمبر ۱ میں شائع کیا تھا کہ اگر تین اشخاص ایک پتہ اور قسماً
 ۱۰ کاپی ایک ہفتہ کی خریدیں تو ہم کو کچھ سال میں دیوے کیلئے لیکن
 یہ معلوم ہوا کہ حساب میں غلطی ہوئی ہے اور اس طرح سے تیرہ
 کھنڈی پر چھ مہینہ نقصان ہوگا اب ہم اطلاع دیتے ہیں کہ اگر
 وہی خریداروں سے یعنی پچاس روپے چار روپے کا ایک سو تیس روپے ہم
 کو محض لاکھ تین روپے عین خریداریوں کو دینا چاہتے ہیں کہ اس قیمت سے
 خود حساب کر کے دیکھ لیں ۔

ماہ رمضان المبارک

چنانچہ ایک بڑا بابر تک مہینے ہی کا وسیع اس میں ہر ایک
مرکز رکھنا چاہئے اس کے بار میں حضرت اقدس کی
سیر اور مولانا مولوی عبدالکیم صاحب کے ایک خطبہ کا
مضمون اس نمبر میں درج کیا ہے جسے غور سے
اٹالہ کر کے اس پر عمل درآمد کی توفیق اللہ تعالیٰ سے
سب کرنی چاہئے +

درخواست خریداری

مدرکِ اہلسنت بعض احباب لکھ دیتے ہیں کہ فلاں کا نام مجھے
 باجے لگاؤ میں کوئی تصریح اہلِ مرگ کی نہیں ہوتی
 دوسری پی کیا جاوے یا نہ لہذا اس مرکو واضح کر کے لکھنا
 ہے اور اگر لکھنا چاہے کہ دوستِ اہلِ مرگ کی ضروریات
 اس بات کی مقتضی نہیں ہیں کہ دوسری نام بعد
 دوسرے پر جاری ہو۔ اور جو بعض احباب نام دہلی
 انکر لکھتی بات تحریر فرماتے ہیں ان کی غرض یہ

ناب تلی یعنی طحال کا ایک مجرب علاج

[illegible]

نہاڑ کو کن سیر اگر گویاں بنا دیں اور ایک گولی میچ اور ایک شیشا
کہا لیا کریں ۔
روزیں کا پستہ بنا کو مقام محال پر لگا دیں ۔
راوند - میچ عربی کا کتیرہ گوندہ آتش ۔ سرکہ گھری عاقل
اشہ اشہ اشہ اشہ ۲ قولہ
ام فلک ادوہ کو کو کر کر ملا کر مل کریں ۔ اور محال کہہ کر بار بار کہیں
چیر چیر برابر ایک سو پندرہ پندرہ کریں ۳ دن تک برابر تکرار ہے
روجن تدریکہ کرنا خشک ہو جو کہ مقام سے نشتا آوے آسے
خوش سرکہ خشک

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء بمبئی

فجر انکی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

سیرا قریبہ بچے کے حضرت اقدس سیر کے واسطے لے گئے تھے۔ طاعون کے دگر ہایک جگہ فرمایا کہ خدا کا وجود ثابت ہو رہا ہے مجھے تو ایسی باتیں آتا ہے ساری جہالتوں اور طہارت ہے اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبیانی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں۔ پھر اعجاز احمدی اور اپنے سلسلہ کی بے نظیر ترقی پر فرمایا کہ اگر کذا کی یہ حال ہے تو پھر صدق کی مٹی ملید سے ان لوگوں میں ایسی رو میں بھی جن جہر ایک سخت انقلاب لگے گا جیسے آنحضرت کے زمانے میں ابوسفیان ایک بڑا ضعیف قلب اور کم فراست والا آدمی تھا جب آنحضرت نے کہ پر حق پائی تو اس کو کہا کہ مجھے روانہ کیا۔

اس نے جواب میں کہا اب سچہ لگی گئی خدا کا سچا ہے اگر ان جنوں میں کچھ ہوتا تو یہ ہماری اس وقت مدد کرتے۔ پھر چپ سے کہا گیا کہ قوسیری نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اس نے ترو و ظاہر کیا اور اس کی بھینٹیں تھپتھپائی اور نبوت نہ آئی۔ بعض نادے ہی ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں فراست کم ہوتی ہے جو توحید کی دلیل قیامی نبوت کی دلیل تھی مگر ابوسفیان اس میں تفریق کرتا رہا۔ اس طرح سید لوگوں کے دل میں اثر پڑا جو یگانہ سب ایک ہو کر انسان نہیں ہوتے کوئی اول جیسے صدیق اکبر جی مدظلہ کوئی واسطہ جہ کے اور کوئی آخر جہ کے میری ایک پرانی دہی ہے یحیون لا یدان مسجد گھر مناسعہ لانا انکا نا حاطین یسے چپے آنے والے کینگے انکے لئے آگے خوشخبری بھی ہے۔ بخیر علیکم السلام محمد حسن کوٹو کہا گیا ہے اور نذر چین کو با مان تو با مان کو ایمان نصیب نہوا اس طرح نذر چین بے نصیب گیا اور ریزر استباط ہے کہ جسطرح فرعون نے اصنت بدہ بنی اسرائیل کی کہا تھا یہی وہی بھی کہیگا۔ محمدی آدین ابن عربی نے کہا ہے کہ قرآن سے یہ بتا میں کہ فرعون چہم میں جاوے گا یہ ہے کہ اس نے اپنی قوم کو ختم میں ڈالا شاید یہ رعایت اس کے ساتھ اس لئے ہو کہ اس نے موسیٰ کو پالا۔ پرورش کیا تعلیم دلوائی تربیت کی مگر ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کی تربیت کا ذریعہ نہیں طاعون خدا سے ہی کی۔

سیر سے واپس چوتے ہوئے ایک صاحب نے آپ سے مصافحہ کیا و بر من کی کہ میں ناہیا ہوں و را کہڑے ہو کر میری عرض میں میں حضور کھڑے ہو گئے اس نے کہا میں آپ کا مابق ہوں اور چاہتا

ہوں کہ غفلت دور ہو حضرت اقدس نے فرمایا کہ نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ مجھ میں اور میرے گناہ میں دوری وال۔ صدق تو انسان دعا کرنا بہ تو یہ یقینی بات ہے کہ کس وقت منظور ہو جاوے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے مہری کھیتوالا بے نصیب ہوتا ہے ایک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے مہری نہیں کرتے۔ بے مہری کرنے والے بڑے بڑے بد نصیب دیکھے گئے ہیں اگر ایک انسان کو ان کہو دے اور مہر ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ نہرہ جائے فلاں وقت میرے چوڑے تو اپنی ساری محنت کو برباد کر تا ہے اور اگر میرے ایک ہاتھ اور بھی کہو دے تو گوہر مقصود یا لکھو یہ خدا کی عادت ہے کہ وہ ذاتی اور شوقی اور معرفت کی نعمت ہنسنے کے بعد دیا کرتا ہے اگر میرے ایک نعمت آسانی سے مجھ کو اس کی قدر نہیں ہو کر تیں سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے۔

مگر ناشد بد دوست راہ بردون شرعاً عشق است در طلب مردن مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سوسا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ دوسرے مگر وہ مخالفت نفس کر کے مسجد جاتا ہے تو اس مخالفت بھی ایک ذوق ہے اور ذوق نفس کی مخالفت تک بھی ہوتا ہے اور جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ذوق نہیں ہوتا عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادت کا ذوق مٹ جاتا ہے جو جاتا ہے کہ کنگب نفس مطمئن ہو گیا امارہ نہ رہا تو ذوق اب کیسے رہا نفس کی مخالفت کی ذوق تھا وہ اب رہی نہیں قرآن شریف میں ہے دلن خاد مقام ہے جنتان چلے یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور اس کا ذوق اب کا نہ رہا تو یہ بات بے مہری سے نہیں ملتی بلکہ انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صاحب نہیں آخر خدا تعالیٰ میرا ہوں کہ وہ روزہ کھل دیتا ہے اس طرح آپ اور بزرگ تو کہتے ہیں جب شان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتیں سا قہ ہو جاتی ہیں اس کے یہ سے نہیں ہیں کہ وہ عبادت ترک کر دیتا ہو بلکہ یہ ہیں عبادت کی بجائے آدمی میں جو اسے تکلیف دیتی تھی وہ سا قہ ہو جاتی ہے۔ اب عبادت مجبوبات نفس میں شامل ہو گئیں جیسے اور کہا جاتا ہے۔ اس مجبوبات نفس میں ایسے ہی نماز روزہ ہو گیا خدا تعالیٰ عیسا و نادر اور کوئی نہیں دوستی اور اخلاص میں حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے مہر نہیں ہونا چاہئے خدا تعالیٰ ہمیں اہم ہمارے تمام یہاں کو میرے توفیق

عطا کرے اور اپنی محنت اور ذوق اور شوق سے بہرہ ور کرے میں نے کہا کہ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ ذاتی ہو جاتا ہے پاس آئے تہیں اور کچھ دن پہلے رہا کریں انسان کا دماغ جیسے خوشبو سے حسد لیتا ہے اور بے ہی بد بو سے بھی حسد لیتا ہے اس طرح نہریلی محبت کا اثر اس پر ہوتا ہے۔ مخالفین کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ اسطر کی حالت تو کتنی ہے معائنہ نہیں کیا کہ اب اس وقت کی حالت دیکھ کر کتنے گناہ کر ایسا ہی حال اس وقت تھا۔

ابو جہل کو ذوق نہ تھا گیا ہے مگر میرے نزدیک وہ تو ذوق سے بڑھ کر ہے فرعون نے تو آخر کہا کہ اصنت بدہ بنی اسرائیل کی کہ ہم گریہ کرنا کہ انکے ایمان نہ لایا کہ میں سارا فساد اسیکا تھا اور بڑا جگر اور جھینڈ نکلت

سیرا اور شوق کو چاہئے والا تھا اس میں اس میں اس میں اور یہ دونوں غرو و کین تھے خدا کی عکس تھی کہ ایک ہو کو تو کچھ لیا اور ایک بے نصیب رہا اس کی روح تھی وہ کین جلتی ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلو شاہ ہو گئے جیسے ان مشائخ حوالہ ہیں آنحضرت کے خمیں ہو

کیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ہے۔ انسان سوسا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ دوسرے مگر وہ مخالفت نفس کر کے مسجد جاتا ہے تو اس مخالفت بھی ایک ذوق ہے اور ذوق نفس کی مخالفت تک بھی ہوتا ہے اور جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ذوق نہیں ہوتا عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادت کا ذوق مٹ جاتا ہے جو جاتا ہے کہ کنگب نفس مطمئن ہو گیا امارہ نہ رہا تو ذوق اب کیسے رہا نفس کی مخالفت کی ذوق تھا وہ اب رہی نہیں قرآن شریف میں ہے دلن خاد مقام ہے جنتان چلے یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور اس کا ذوق اب کا نہ رہا تو یہ بات بے مہری سے نہیں ملتی بلکہ انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صاحب نہیں آخر خدا تعالیٰ میرا ہوں کہ وہ روزہ کھل دیتا ہے اس طرح آپ اور بزرگ تو کہتے ہیں جب شان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتیں سا قہ ہو جاتی ہیں اس کے یہ سے نہیں ہیں کہ وہ عبادت ترک کر دیتا ہو بلکہ یہ ہیں عبادت کی بجائے آدمی میں جو اسے تکلیف دیتی تھی وہ سا قہ ہو جاتی ہے۔ اب عبادت مجبوبات نفس میں شامل ہو گئیں جیسے اور کہا جاتا ہے۔ اس مجبوبات نفس میں ایسے ہی نماز روزہ ہو گیا خدا تعالیٰ عیسا و نادر اور کوئی نہیں دوستی اور اخلاص میں حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے مہر نہیں ہونا چاہئے خدا تعالیٰ ہمیں اہم ہمارے تمام یہاں کو میرے توفیق

ظہر وعصر اظہر کوفت حضرت اقدس نے نماز سے قبل قندس خلس کی لاہور سے چلائی تھے اسے بھٹے ان سے ملاقات کی عصر کی نماز بھی حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء بمبئی فجر انکی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور صبح محول سیر کے تشریف لائے آئے ہی فرمایا کہ آج ہی دن سیر کے کل سے انشاء اللہ روزہ شروع ہوگا تو چار پانچ دن تک سیر نہیں کرے گا طبیعت روزے کی عادی ہو جاوے اور تکلیف محسوس نہ ہو

اعمال زائد کی نسبت اویس صاحب الحکم نے سنایا کہ شہر
ہند نے کلبہ کے کثرت شروع سال میں اس کا جواب اعجازی طور
پر شائع ہوگا اور اس میں ہزاروں لوگوں سے طلب کیا ہے کہ
اس روئے سے وہ کتاب تفسیر کر کے شائع کرے اور
ہزار ارباب علم کے لیے اس طرح سے ۱۲ ہزار روپیہ دے لیتا جائے
یہ حضرت نے فرمایا کہ کیا گروہ کو بارہ صراط تادانوں کو
دہو کہ دیکھ لو گاہ کرتے ہیں +

مخالفت پر فرمایا کہ اس طرح ہر نشان ظاہر
ہوئے ہیں اور مخالفوں کی تحریک یہی ہے جو
مکلاشیں سے ایک کسواں نکالا جاوے وہ
موانعین جو اس کا ہیکل چپ کر گئے ان سے کیا
تحریک ہو سکتی ہے اجماعی امدادی سے خود لوگ اس
تعمیر پر پہنچ جاویں گے کہ قرآن دانی اور تربیت
کی اصل بڑا وہ نہیں لوگوں میں ہے (امید بخش رہے)
کیونکہ وہ جو کمال لینے کی عمری دانی ہے کہ اس کی
مثل لوگ نہیں لائے تو ضرور ہے کہ قرآن دانی بھی انہیں
میں ہو جائے امدادی میں بہت سی پیشگویاں بھی ہیں اور
ان کثرت سے دین معاشرہ علی عینہ نفاذ کو پسند
من مشاغل میں من مشابہ کے یہ بھی اکثر فریقین
مقابلہ میں کوئی لکھلا دین لائیں پیشگویاں بھی اس طرح
ہوں جیسے قرآن شریف میں ہیں

ایک ذمہ حرکت اور سکون نہیں کر سکتا جب
تک سالانہ چاروں حرکت نہ ہو ذلت جوری کی
اس سے ہے کہ وہ اس مقام پر پہنچ گیا ہے
طریق تادین پہنچا اس مقام پر پہنچا ہے اور جوری
علم اور معبود کا ہے اس کے شہر ہے مگر وہ ایسے طریق پر
بن کر ملی حاکمین رہے جاتے ہیں غار وند سے آخر کار فساد
ہو جیتے ہیں بینک جو وسوساں استغلی کرنے لگتا ہے
جہت میں اور ان میں انیس بیس فرق ہے اور ان کی میاں کی
کرت ہے کہ اس فرق میں خیر نہیں ہے عیاں میں ایک خدا بنا کر
لگائی اور انہوں نے ہر ایک کو خدا بنایا نہ تو یہ بھی انکا
دائرہ ہی ہے جہت کی یہ راہ نہیں ہے اس کا جو شہر بنا کر
رکتے ہیں صورت پرست ہوئے ہیں ناچار میں یہ نظری
کہے ہیں اس مذہب کا بھار سخت ہے +

اسی طرح جس انسان ہو یا جاتا ہے اور صاف ہوتا
ہے اور کچھ ایسا آتے ہیں وہ دنیا سے نہ کیا ہے کوئی ہوگا
جو خدا سے غرور نہ کرے کہ خدا کا مصداق ہو گا لکھنی اور طہارت
محبت ہے انسان کا یہ نظریہ تو قرآن سے اس کو صاف کر دے
ہیں لوگوں میں اس کی تہ نہیں ہے ورنہ کی لاف کی ہر
ایک شہر طلاق دینا کہ ہے اس سے جو چہی کر لے کہ کمال نے
لیکن اگر وہ سیکرے تو خدا سے اور اس سے ملنا کر دے

اسی طرح نہ ان کا کرتا ہے اگر سیکرے تو خدا کی عطا
کو اور راہ سے پوری گروہ میں اس کی رہنا جائز ہو
میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس عادت میں
میں نہیں ہوتا اور زانی نہ نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ
نہیں ہوتا جیسے کسی کے سر پر کڑا ہو تو وہ کس بھی نہیں
کھا سکتی تو کبری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے اصل چو
اور مقنود کفو ہے ہے جسے وہ مٹا ہو تو سب کچھ پاسکتا ہے
بغیر اس ممکن نہیں ہو کہ انسان صفات اور کیا کرے یہ
انسانی حکمتوں کے احکام گناہوں میں پکا سکتے حکام
ساتھ ساتھ تو نہیں پورے لاکھوں خفا ہے انسان اپنے آپ کو
کیلانیال کہے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ بھی کرے اور جب وہ اپنے
آپ کو کیلانیال ہے اس وقت وہ دہرے میں پڑتا ہے اور غیالی
نہیں کرتا کہ خدا سے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ گروہ
یہ جتنا تو گناہ کرتا تنقوسے سے شے ہے تو ان کے ابتدا
تھی وہی جو ایمان خدا دیا یا کشتن عین کو بھی تعوی
ہے کہ انسان اگر یہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہیں کرتا مگر
اپنی طرف منسوب کرتے اور اسے خدا کی استغاثت حال کرتا
ہے اور پوری سے آئندہ کے لئے استغاثت طلب کرتا ہے
بہر دوسری سوسہ ہی ہدی اللہ تعالیٰ سے شروع ہوتی
ہے تازہ روزہ رکھو وغیرہ سب اس وقت قبول ہوتا ہے جب انسان
تقی ہو اس وقت خدا تمام دانی گناہ کے ابتدا دیتا ہے پوری
کی ضرورت ہو تو قبول دیتا ہے وہ کی ضرورت ہو تو وہ اپنا
ہے جس نے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے
روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی +

ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے ان الذین قال
م بنی اللہم نخل مستقامہم متعل علیہم المملکۃ
الکافیۃ فی کل شئ من الخیر فی کل شئ ۱۸ اس کے معنی
مراستی میں تم مستقام رہیں اپنی زلزلے آئے ابتداء کے
آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے پہلے
پھر آگے خفا فرماتا ہے کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق
اور وفا کیلانیال اس طرح طاعت متعل علیہم المملکۃ
یعنی اپنی فرشتہ ترے اور کیا کثرت اور عزت سے کرو تیار
خدا متعلی علیہم البشیر بالجنۃ الی کثرت یہ وعدہ و
اور ثبات دیا کہ خوش ہوا اس جنت سے اور اس جنت کر
بیان مراد دیا کی جنت ہے جیسے ہے وطن خاف
مقام مرید جنتان - پھر آگے ہے سخن اولیادکم
فی الجہنۃ والذین قالوا لا خیر دینا اور آخرت میں
ہم تیار سے دلی اور کثرت میں بعض لوگ وطن خاف
مقام مرید جنتان کی کثرت کے معارض ایک حدیث
الدینا یحییٰ للمومن پیش کیا کہ یہ زمین الدینا یحییٰ
دہر میں اس کے اصل سے

ہیں کہ وہ دین کی قسم کے ہوتے ہیں فہم ظلم بفسقہ وفسہم
مقتصد وفسہم مسابین الخیالہ فک ۱۲ مقتصد سو
عراو افسانہ قاضی میں اور یہ نکالیں افسانہ ایک جہتی ہیں
کلاس میں انسان کے ساتھ کش افسانہ ماروی جہتی ہے وہ
کھتا ہے کہ راحت اور آرام کے یہ بات افسانہ اور آدم و حوا
کرتا اس وقت انسان عیا بد کرتا ہے اور فتنہ مار دیکھ کر تیار
اور اس سب طرح جنگ جہتی رہتی ہے حتیٰ کہ مارہ نکت کہا جاتا ہے
اور یہ نفس مطمئنہ جاتا ہے - یا ایہا النفس مطمئنہ
ارجعی الی ربک ما صبتہ من صیبتہ یا ایہی قویہ وجنت
میں داخل ہو جا اور اسی وقت ہو جا اور جو اس کا جنت خود صابر
یعنی جہا وہ خدا کے بند میں داخل ہو تو خدا اور وہی میں جو
اور وہ اس کے عباد میں گیا لای اس حالت میں وہ صحت
کہاں رہا - ایک مرتبہ جتا ہے کہ اس وقت تک وہ نکالیں
میں جوتا ہے جیسے جب کوان کہو جاوے تو اس سے مقتصد یہ
ہوتا ہے کہ باقی نکل آوے طہرہ میرا اصل میں مانی نکالنا جو
جب پانی نکل گیا اب کھو دے کی ضرورت نہیں ہو اس میں عین
ظالم سے مراد فتنہ بازار داسے اور مقتصد سے مراد
دالے اور سابق الخیرات سے مراد طہرہ دالے ہیں پوری
تہذیب زندگی میں جب تک آوے نہ تک جنگ رہتی ہے اور
لوامہ تک یہ جنگ ہے جب جہجہ جہتی تو پھر دارالغیر میں آجاتا
ہے اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اس کی مرضی اور اس کی
مرضی ہوتی ہے اور ان باتوں میں لذت اور ہلاکت ہے جہت سے
خدا خوش ہوتا ہے ایک طرف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جاوے
تو اگر خدا سے تلامی دیوے کہ تو دوزخی ہے خواہ یا نہ کہ خواہ
مگر تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ دوزخ میں جاؤں مگر
میں ان عبادات رک نہیں سکتا جیسے ایسی کو جہاں کی عادت
ہو جاتی ہے تو اس کو کسی بھی کالیف جوں اور خواہ کھانا ہی
جاتا ہے مگر ایم کو نہیں ہو جوتا مطہر دینا میں جو جانوں کو ہم
دیکھتے ہیں کہ ان کو ایک دھن جب لکھی وے خواہ والین
کندر دین منع کریں مگر وہ کسی کی نہیں سنے اور اس میں
کی خوشی میں نکالیں کا بھی خیال نہیں ہوتا ایسی ہی اس میں
غاری کال کال حال ہوتا ہے کہ اس بات کا خیال ہی نہیں ہوتا
کہ اگر طہرہ یا مین یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ
ختم ہوتا ہے اور اس سوا چارہ نہیں اس حالت میں کسی
سہار سے پاس کے جوش نہیں ہونے کیونکہ جب تک انسان کسی
سہار سے کام کرتا ہے تو تمکن ہے کہ شیطان اس میں
کسی وقت دخل دیوے مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں
سہارا نہیں ہوتا جیسے مان اور پچے کچھ شفا عذاتی
محبت کے ہیں ان میں انسان تو فر نہیں کوال سکنا ان کی
طریق محبت ایک دوسرے سے ملتی ہے مثل شہر ہے
مارے اور جہاں ان تان بجا رہے اس طرح اصل سدق کی مار

کہا کہ کہاں جا سکتے ہیں بلکہ اپنے لئے تو وہ ایک قدم اور بڑا سہارا ہے۔
 دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال بڑھ سکے
 ساتھ تزلزل نہیں ہوتا جیسے جب انسان کی کوئی بات نہ سمجھتا ہے
 اور خیال ہوتا ہے کہ یہ تو کسی اس لئے کرتا ہے کہ اس کی اجرت
 ہے تو اس کی طرف محبت کا دل کا اتفاق نہیں ہوتا اور وہ ایک
 ... شہار ہوتا ہے مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہو اور انا کو ملے
 ہو یہ تو کسی کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹھیں شمار
 ہوتا ہے۔

خدا بڑا خزانہ ہر خدا بڑی دولت ہے

غفلت غیر معلوم سب سے بے بغفت وقت انسان نہیں
 جاتا اور ایک لمحہ ہی زندگی اور زندگی اس کے قلب پر
 آجاتی ہے اس استغفار ہے اس سے بے کلام
 رنگ اور رنگی نہ آوے عیسائی لوگ اپنے پوتوں کی فرائض کرتے
 ہیں کہ اس سب سے گناہوں کا ثبوت ملے۔ اصل معنوں کے
 یہ ہیں کہ گناہ صادر ہوں۔ وہ نہ گناہ سے گناہ صادر شدہ
 گناہوں کی بخشش کے لئے رکھتا ہے تو وہ بتلاؤں کہ گناہ
 گناہوں کے صادر ہونے کے معنوں میں کوئی لفظ ہے غفران
 کفر کے ایک ہی معنوں میں تمام انبیاء اس محتاج تھے بتا کوئی
 استغفار کرتا ہے اور تباہی معصوم ہوتا ہے اصل سے بے ہیں کہ
 خدا نے اسے بچایا معصوم کے لئے استغفر کے ہیں +
 عیسویت کی ترقی پر فرمایا کہ ترقی انہوں نے کرنی تھی وہ
 کر کے پورے طور پر انسان کو خدا بنالیا اگر انسان خدا بن سکتا
 تو پچھلے سے کیوں ناراض ہیں بہت خدا لجاؤں تو طاقت
 زیادہ ہوگی۔

ظہر کی نماز حضرت اقدس باجماعت ادا کی نماز سے
 پیشتر ایک شخص نے عرض کی کہ ایک ترقی اس
 بان خوشی ہے اور کچھ کھانے کا انتظام کیا گیا ہے
 حضور بھی شام کو تشریف لائے کہ کہا ناؤں تناول فرماؤں تو میں
 سعادت ہے فرمایا کہ دعوت اللہ سے ہوتی ہے مجھ کو کسی مرض
 ہے کہ وہ آخری مقدمہ میں وہ ہو کر رہی ہے اور میں بالکل
 ممل نہیں سکتا اٹھ دیکھتے ہو کہ میرا وقت صبح کا رکھا
 ہے ابھی نماز سے پیشتر پاؤں سرد ہو رہے تھے تو میں دوا
 پیکر آیا ہوں خیال آتا ہے کہ گہری گہری کیا کیوں کہ سہو
 ہو رہا ہوں اس آفتاب میں آجاتا ہوں اس لئے شاکر
 کو میں جا نہیں سکتا۔ درندہ جوت کارو کرنا تو اچھی بات نہیں
 ہے مگر جب میرا ہوتا تو انسان مجبور ہے عصر کی نماز حضرت اقدس
 نے باجماعت ادا کی +

مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر بارہ رمضان
 کا چاند دیکھا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب
 کی نماز گزار کر مسجد کی سقف پر تشریف لے گئے کہ چاند
 کو دیکھیں اور دیکھا اور پھر جو میں تشریف لائے

فرمایا کہ رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کیا گیا تھا۔
 منہ ہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ایک ایک
 ایک فقرہ ہے جس بارہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

صوفیائے کہا ہے کہ یہ ماہ تہذیب کے لئے عمدہ ہے
 کثرت و امین کثافت ہوتے ہیں صلوٰۃ ترک
 نفس کرتی ہے اور صوم ارادہ عملی قلب کے لئے تہذیب
 نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس مارے کی شہوات قد
 حاصل ہو جاوے اور قلبی قلب یہ مراد ہے کہ شغف کا
 دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیں اور پس منزل

فیہ القرآن میں بھی اشارہ ہے اس میں شائستگی نہیں ہے
 روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اعراض اس نعمت انسان کو
 عوم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جو لائی کہ کام میں میں نے ایک لمحہ
 خواب میں دیکھا کہ روزہ مکنا سنت اہل بیت ہے یہ شخصیں پیغمبر
 نے فرمایا سلیمان صلا اھل اللہ بیت سلیمان یعنی مع کلاس
 شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوئی ایک اندرونی دوسری بیرونی
 اور یہ اپنا کلام حق سے کر گیا کہ تشریف سے اور میں شریعت میں
 پر نہیں ہوں کہ جس جنگ کی یاد میں میں پر ہوں کہ جس نے
 جنگ کی پیش جہاں کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے
 چھ ماہ تک روزہ رکھے پھر اس آسان میں نے دیکھا کہ انور
 کے ستون کے ستون آسان پر جا رہے ہیں یہ امر متعجب ہے کہ
 انار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب لیکن
 یہ سب کچھ جانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تھا
 سال تک روزہ رکھ سکتا تھا

نشانی نوحانی تا بہ سی سال
 چھپل آمد فروری زود پر و پال
 اب جیسے چالیس سال گذر گئے دیکھتا ہوں کہ بات میں درندہ
 اول میں جلا تک کئی بار پیدل چلا جاتا ہو پیدل آتا اور کھڑک
 کسل اور ضعف مجھے نہ ہوتا اور اب تو اگر یہ یا ہل گیا تو تکلیف
 ہوتی ہے چالیس سال کے بعد رات عزی می کہ ہوتی شروع ہو
 جاتی ہے خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات
 رنج و غم کے گذرتے ہیں اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ گھر ہو کہ
 علاج میں زیادہ دیر ہو جائے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے
 خدا تعالیٰ کے حکام و قہر میں تقسیم ہیں

ایک عبادت مالی دوسرے عبادت بدنی
 عبادت مالی تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو

اس مقام پر حضرت اقدس نے وہ تمام تعصبات یا کج کلامیہ
 کے صفحہ میں درج ہے

اور میں کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ درمیان دانت ہوتی
 کو بھی انسان عالم جانی میں ہی ادا کر سکتا ہے روزہ ۱۰ سال
 جب گذرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتی ہیں نزل اللہ
 وغیرہ شروع ہو کر دنیا کی میں فرق آجاتا ہے یہ ٹھیک کہا کہ پیری
 و صمد عیب اور جو کچھ انسان جانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت
 بڑا ہے میں بھی ہوتی ہے اور جس جانی میں میں نے کیا اسے
 بڑا ہے میں بھی صمد یا رنج برداشت کر کے بڑے ہیں
 مومے سفید اراہل آرہا ہوں۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہیے
 کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے روزہ کے بارے
 میں خدا فرمایا ہے وان نقصتم وجہکم لکم عسی اگر کم روں
 رکھیں لیکن روزہ ہمارے واسطے بڑی چیز ہے +

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ میرے لئے تو کیا گیا
 ہے (معلوم ہوا کہ تو میں کیوں اسے ہے تاکہ روزہ کی کوئی
 اس سے حاصل ہو جائے کی دانت جو تو میں مل سکتی
 ہے اور میرے غصے میری سے طلب کرتی ہے خدا تعالیٰ تو
 قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مرتبہ کوئی روزہ
 کی طاقت مل سکتا ہے تو میرے سے یہ میرے مقصد ہے کہ عبادت
 حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہے چاہے +
 پس میرے نزدیک تو یہ کہ وہ مارے کہ لہی یہ تار ایک مار کہ
 ہے اور میں اس سے محروم رہا جا جا ہوں اور کیا سلجھا سکتا
 سال روزہ رہوں یا نہ یا ان فحش شدہ روزہ رکھا اور کس کو
 یا نہ اور اس توفیق طلب کرے تو مجھے نہیں ہے کہ میرے دل کو
 خدا طاقت بخندے گا

اگر خدا چاہتا تو دوسری مدت کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ
 رکھتا کہ اس نے قید نہ رہتی کے دیکھتے ہیں میرے نزدیک
 اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال تلاش میں رہی قلم
 میں جو کرنا ہے کلاس میں میں تو مجھے محروم نہ کرے تو خدا کو
 محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں کہ انسان باور رمضان
 میں بیمار ہو جاوے تو یہ جاری اس میں میں نہ ہوتی ہو تو
 ہر ایک ملک مداریت ہے میں کو چاہیے کہ وہ اپنے وجود کو
 اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاؤ و ثبات کر دے جس شخص
 کہ روزہ میرے محروم رہتے مگر اس کی ہل میں یہ نہایت درد دل
 تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کی
 دل اس بات کے لئے گریاؤں تو فرشتے اس کے لئے رنجے ہاتھ
 کے بشرطیکہ وہ بھانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے جواب
 سے محروم نہ کرے گا۔ یہ ایک بار کیا ہے اگر کسی شخص پر
 (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گزارا ہے اور وہ اپنے
 خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری حالت اچھی
 کہ اگر ایک وقت نہ کیا توئی تو ظلم ظلم عوارض لاحق ہوں تو
 اور یہ ہوگا کہ وہ ہوگا تو ایسا آدمی ہوتا کی نعمت کو خور دے اور اس کی
 گمان کرتا ہے کہ اس ثواب کا مستحق ہو گا۔ ان وہ شخص کا

تھی کہ کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا مہر پیدا ہوا اور اس کے مکر میں
 سے انسان کا تعلق نہیں۔ صفات الہی کے سامنے حساب کیا جوتا
 ہے اسے علم بطریقہ غیر اور معیار بتائے اور تمام صفات
 منہ باری ثنائی اس کے سامنے ہیں اسطرح حیا بھی اس کے
 سامنے پیدا ہو جاوے اس کے لیے یہی تدبیر روزہ کی پر دسی کوئی
 نہیں بلکہ ایک آدمی کے ہر ایک خواہش کے سامان موجود ہیں پتھر
 کھائے چا، یا خمر پیا، یا کھائے کھوئے اسے نفیس کہا ہے معاشرت
 کے واسطے بیوی مگر اس منہ اور ہر ایک خواہ پر ہر چہ اور
 وہ ان چیزوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ کھتا ہو کہ ہر
 خدا سے حکم کیا ہے کہ سحر سے لیکر عذاب آفات کو کھانا لپی
 اور نہ اور کچھ کہ تو یہ ہر چیز ایک مونا حکم ہے۔ ایک عامی آدمی
 بھی مگر اکیلا ہوا کسی مکان کے اندر ہو اور اسے بیاس لگی
 ہو اور خوشگوار اپنی موجود ہو تو وہ روزہ توڑتا نہیں ایسا حال
 کوئی نہ ہو گا کہ روزہ رکھ کر اسے دیر کی ہو کہ کچھ کیا یا نہ کیا
 خدا نے ایک شق تھلائی ہے کہ لوگ اس کی حقیقت پر غور کریں
 جیسے ایک روزہ دار باوجود بیاس ہونے کے ہر پانی نہیں پیتا
 یا دجو یک پانی موجود ہے اس نے کہ اسے خدا نے حرام کیا ہے
 تو ہر دوسرے عورات کی طرف وہ کیوں دیر کی کر گیا خدا نے
 جیسے کہا ہے پینے کی اشیاء کو روزہ میں حرام کیا ہے ویسے ہی
 چوری، غیبت، چغلی اور بد نظری کو حرام کیا ہے۔ چاہے کہ ہاتھ
 کیسے انداز دیں اور پاؤں سے کسی بدکاری کی جگہ چکر نہ جاویں
 روئی اور پانی کا چھوڑنا تو ایک موٹی بات ہے اور اصل میں
 یہ جتنے اس بات کا کہ انسان خدا کی کل عورات سے بچ رہے ہیں
 اس بات کو نہیں سمجھا سکتا۔ روزہ رکھا۔ کیا خدا کو ہادی
 بہو کہ اور بیاس سے حرا تائے وہ تو فرما لے کہ یہ سب اس
 لئے ہے کہ تم مکمل تعففون تاکم تم گناہوں سے بچو ہو گناہ
 سے بڑبڑا انسان کے دجو کو خراب کرنے والی اور کوئی شے نہیں
 اور اس نے تریاق روزہ ہے جس سے انسان کا اللہ تعالیٰ
 سے تعلق بندہ جاتا ہے لیکن اگر کوئی صرف موٹی بات کہ
 پیاس کو چھوڑتا ہے اور اس پر کوئی ترقی نہیں کرتا تو افسوس
 ہے کہ اس کے روزہ نے خدا کے ہاں کوئی مول نہ پایا۔ جیسے اگر
 ایک مکان میں سوراخ موجود ہوں تو چور آسانی سے اس کے
 اندر داخل ہو سکتا ہے اسطرح آنکھ کا منہ اور شرمگاہیں
 یہ سوراخ ہیں کہ جن سے شیطان اندر کہہ کر ایمان کے مال شل
 کو لوٹتا ہے۔ آنکھ غور کی طرف اسی جاتی ہے جو بیکری سبزی
 کو بیکر جا پڑتی اور اسے کوئی خیال حال حرام کا نہیں ہوتا
 اسطرح منہ کے زبان سے بے ساختہ باتیں ہوتی ہیں آدین
 ملتی جاتی ہیں اور اسے خبر نہیں کہ خدا کے فرشتہ ایک ایک لفظ
 کو لکھ رہے ہیں۔ لہذا ہماری جماعت کو چاہئے کہ ان ایام میں تعفف
 کوشش کریں اور تعمیری کی بارگاہ ہوں نگہ داشت کریں
 عصر مغرب۔ وعشا۔ عصر کی نماز حضرت اقدس جماعت والی

مغرب کی نماز ادا کر کے اور کہا ناسا دل نہ کر حضرت اقدس
 نے مجلس کی عداس میں ایک شخص عہدہ دار حضرت اقدس کے
 فیہما بین ہیں اور ان پر یہ شعر خوب صادق آتا ہے۔
 نہ سہا شقن از دیدار تو وہ نہ سہا کین دولت از گفتار تو
 ایک کذاب ہے ان کو خبر نہ کہ قادیان میں طاغون ہے
 حالانکہ میرزا صاحب نے کہا تھا کہ طاغون دہان نہ آجیگی انکے
 ایمان سے صرف اس شینہ پر یہ تقاضا کیا کہ ایک شخص حضرت اقدس
 کی خدمت میں انہوں نے روانہ کیا جو پڑھ کر سنایا گیا اس
 میں درج تھا کہ اس خبر کے سننے سے میرے ایمان میں ترقی
 ہوئی ہے اور قادیان میں طاغون اس لئے آئی جو خدا
 تعالیٰ سے مومنوں اور دوسرے لوگوں میں تفریق کر کے کھلانا
 چاہتا ہے اور جو خبر میں ان کو غلط ہو چکی ہیں ہر ایک ان
 کی زیادت کا باعث ہوئی ہیں حضرت اقدس نے انکا خلاصہ
 کی تعریف کی اور فرمایا کہ ان کو اصل واقعات سے اطلاع
 دیکر اس شخص کا کذاب ہونا بخلا دیا جاوے۔ اس کو
 بعد معمولی باتیں رہیں اور حضرت اقدس۔ مشکائی ناز پڑھ
 کر تشریف لے گئے۔ ص

موضوعہ و سبب بروز یکشنبہ

خجرائی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
 ظہر اس وقت تشریف لے کر حضرت اقدس نے بیان کیا کہ رات
 کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی دھی نہ ہوتی تو میری اس خیال
 میں کوئی شک نہ تھا کہ میری آخری وقت ہو ہی جائے میری کھینچتی
 تو کیا چکنا چکنا ہوں کہ کب تک پر میں ہوں اور وہ کچھ سہولت سا
 ہوتا ہے کہ میں نے ایک ایک بین کو میری طرف کیا تو میں نے
 اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور
 وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تھا میں نے خیال کیا کہ اب اس سے
 مغرب میں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھ اندیشہ ہوا تو اس نے
 اپنا منہ ایک طرف مہر لیا میں نے اس وقت غیبت سمجھا
 کہ اس کے ساتھ رگڑ کر کل جاؤں میں وہاں بھاگا اور
 بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں
 پھر نہ دیکھا اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
 دہر مندرجہ ذیل دعا الیائی گئی۔

رب کلشیہ خادمک

ربنا حفظنی والنصری و احمی

اور میرے دل میں عمل الایا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ ملک
 میں کہ جوا سے پڑھ لکھا ہر ایک آفت سے اسے بجات ہوگی۔
 ایک آریہ میرے پاس دو ایسے آیت کرتا ہوں میں نے اسے یہ
 خواب سنائی تو اس نے کہا کہ مجھ بھی لکھ دو میں لکھ دیا
 اور اس نے پھر لکھا اس خواب کے پھر کیا دیکھتا ہوں کہ

ایک گھوڑا سوار صاحب میں گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے
 میرے ہاتھ پر چڑھ کر مجھ میں نے خیال کیا کہ اس میں دھن چلی جی ہوگی
 آگے آیا تو دیکھا کہ پور (فصل نشان) کثیر عورت بیٹی جو پہر
 مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ہزار ہا آدمی بیٹھو میں اور کھڑے سب پرلے
 معلوم ہو کہ میں مسجد میں آ جاؤں گا پھر دیکھا کہ بنا زہ رکھا ہوا
 اس کی بڑی سی چارپائی ہے یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے یہ نہو
 اپنے سنائی اور پھر کھڑے ہو کر تشریف لے گئے۔

عصر۔ اس وقت اپنے نماز باجماعت ادا کی اور کوئی قابل افتخار
 ذکر نہیں ہوا۔

مغرب وعشا۔ آپ مغرب کی نماز ادا کر کے تشریف لے گئے اور
 پھر کوئی ایک گھنٹہ کے بعد تشریف لائے فرمایا کہ جو مجھ خواب
 میں الہام سے ٹھٹھاتے تھے ان میں سے اسدہ کیا ہو گا کہ
 نماز میں دعا کی طور پر پڑھا جاوے اور میں نے خود پڑھنے شروع
 کر دیے ہیں۔

سوگوں۔ پھر پراچہ فرمایا کہ جس کے باطن میں ہم تق نہیں
 کر سکتے اور اس طرح کا تق کرنا گناہ ہے انسان ایک ہی کو
 بڑیال کہتا ہے اور پھر اس بڑے جاتا ہے کتا بن میں
 ایک شخص پڑا ہے کہ ایک بڑا لالہ اللہ تعالیٰ انہوں نے ایک شخص
 کا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا۔ ایک خدا کی یا
 کے کھارے ہوئے کہ ایک شخص ایک جوان عورت کیسا فائدہ
 پر ہوتا روٹیاں کھا رہا ہے اور ایک نکل پاس ہی وہیں سو گیا
 بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے
 عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کروں گا مگر ان
 دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں۔ اسے میں زور سے ہوا
 اور دیا میں طوفان آیا ایک شے آ رہی تھی وہ غری ہو گئی وہ درج
 کعورت کیسا ہنر والی کھا رہا تھا وہاں اور وہ لگا لگا کہ آدین کو
 نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی پھر گئی گئی کوئی طلب ہو کر
 کہا کہ تم اپنی کچھ سمجھو اچھا خیال کرتے ہو میں نے توہ کی جان
 بچائی ہے اب ایک باقی ہے اسوقت نکالو۔ یہ سکر وہ بہت جوان
 ہوا اور پھر اس سے پوچھا کہ تم نے میرے ضمیر کیسے پڑھ لیا اور
 یہ معاملہ کیا ہے۔ تب اس جوان نے بتایا کہ اس نکل میں
 اسی دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں جو
 اور میں ایک ہی اس کی اولاد تو اسے اسے مضبوط ہیں اس جوان نے نظر
 آئی ہے خدا سے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اسطرح کروں تاکہ
 مجھے سبق حاصل ہو۔

پھر فرمایا کہ قصہ بھی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے۔ سو وہ
 جلدی سے کرنا چاہتا تھا تاوقت فی العباد ایک نازک مر
 ہے اس نے بہت سی قہو غلو تباہ کر دیا اور چونک انیالوں
 ان کے اہل بیت پر بد وقت پائی کہیں
 اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 ذکر اذکار سے کہ ہے پھر نماز عشاء پڑھ کر حضرت اقدس تشریف لے گئے

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ
فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر کے وقت بھی آپ شامل جماعت ہوئے۔
عصر اس وقت نماز میں تھے ایک ریاضانی۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین لپٹی ہوئی اور اس نیچے ایک غاری چلی جاتی ہے میں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر میں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جگہ میں آکر گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں جو زمین تیرہ یا بیس فٹ ایک گڑبڑ سے شل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے لڑائی۔
گاہر اور میں اس پر ادرے ادرے اور ادرے ادرے رہا ہوں سیدھے میں صاحب کھارہ پختونوں کو بلا کر کہا کہ دیکھ نیچے کی عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل اوں سے بڑھ کر مجھ پر ہے عابد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پیڑ لگے نہایتہ نہ پاؤں ہلائے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی سے ادرے ادرے تیر رہے ہیں ایک بجے میں ۲۰ منٹ باقی تھو کر میں یہ خواب دیکھا۔

مغرب وعشا کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی اور پھر کہا تا دن اول فرما کر آپ تشریف لائے۔ ایک شخص چترائی نے حضرت اقدس کو بہت فحش اور گندی گالیاں دی تھیں ایک باغیخت آپ کے خلع خادم نے اس کی جواب درستی سوچنا چاہتا تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ خوش کے مقابلہ پر خوش ہو تو خدا کا باعث ہوتا ہے اور بات وہ کرنی چاہئے جس کو طوائف کا خاتمہ ہو۔ اگر ہم بدی کا جواب اوس حد تک کی بھی سوچیں تو پھر ہمارے کاروبار میں برکت نہیں رہتی خوش اور اشتعال کے وقت کے پچھے ہوئے مضامین نقصان و بخلت جاتی رہتی ہیں۔ فصاحت اور بلاغت نرمی کا بیٹا اور نرمی ہے جس قدر نرمی ہوگی اس قدر عبارت فصیح ہوگی اہل حق کو درمہم بہم نہ ہونا چاہئے گندی بات قابل جواب ہی نہیں ہوا کرتی۔ اخلاق۔ اصحاب کبار میں سے ایسے ایک طلب کی حقیر اقدس اسی وقت خود انکار تشریف لے گئے اور وہ شو لاکر دی پھر غار عشا ہوئی اوصاف ادا کر کے تشریف لینگے

مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ
فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔
ظہر وعصر کی نماز باجماعت ادا کر کے بعد ایک بڑے بیٹے کے علم ہوا کہ رسل بابا اس تشریف بعد از طلوع نوبت

ہو گیا ہے اس پر آپ بڑی ہوشیاری سے آگے نہ گئے اور فرمایا کہ گندہ شنبہ کو بھی یہ الہام ہوا ہے۔ (الہام)
سلام علیک یا ابن ابی ہاشم

پھر اس کے بعد الہام ہوا
سلام علیک یا ابن ابی ہاشم
یعنی اے ابراہیم پھر سلام تیرے کاروبار پر سلامتی ہو اور تو یا مراد ہو گیا۔ اسی اثنائیں عصر کا وقت آگیا تو آپ نے مسجد میں تشریف لکر یہ الہام پھر سنایا اور سنایا کی موت پر کہہ رہا تھا کہ

خروج الصدور الی القبر
یعنی اس پر صادق آتا ہے اور الہام میں صدور کا لفظ جو جو کہ جمع پر دلالت کرتا ہے اور جس کے دل جب میں جا رہا تھا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا۔ (الہام)

موت قبل یومی هذا
یعنی یہ میرے اس ملک سے پیشتر مر گیا یوم سے مراد جو کا دن ہے جو کامل میں تھا کا دن ہے۔ پھر فرمایا کہ ان ۳ سالوں میں خوارق عادت ہوتی ہوئی ہیں اور میں یہ پیشگوئی کر رہا تھا کہ تمہارے قریب طیار گھون گا وہ اپنی ۳ سالوں میں طیار ہوئی پھر آپ عصر کی نماز لکھ کر تشریف لے گئے۔

مغرب وعشا بعد ادا نماز مغرب و تناول طعام حضور اور تشریف لائے اور وہی کا اخبار اور میان فتح الدین متذکر کی نظم شریف ہے۔

و مشق کے لفظی قول یا کامل میں تلیث کی طرشت ہے یہ راز کی بات ہے اہل سمجھنے کے قابل ہو گئے ہمارے مخالف متبادل نہیں کرتے و مشق سے مشرقی طرف آگے کے ہی مغو ہیں کہ وہ تلیث کا امتیاز کریگا شرقی ہیئت عرب پر غالب ہوتا ہے۔ پھر و شکی نماز پر حکم تشریف لے گئے

میان غلام رسول حجام اور باورچی
حضرت اقدس کے ایک خلع خادم کی سال سے چن چن سے رسالہ داخل البلا شائع ہوا ہے ان جہانوں نے اپنے اپنے گھروں سے ان کو صرف اس لئے جواب دیا ہے کہ وہ کیوں حضرت میرزا صاحب کے معتمد ہیں اس طرح سے حضرت کا لائف معاش کی خدمت میں ان کو یہ بھی ہیں اس کو وہ قریباً ہفتہ وار آکر حضرت کی خدمت میں میان کہتے ہیں آخر حضرت اقدس سے اجازت حاصل کر کے بعد وہ اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ تعمیر جماعت کے ذی استطاعت اصحاب اپنی شادی اور خوشی وغیرہ کی تقریروں پر اگر چاہیں تو ان کو بلا کر ہر ایک تم کا کہا ناچا ہے فرماتے ہیں کہ اس کے پچھو ایسا کریں اور اس طرح کی نفرت اور ہمدردی سے وہ تو اب حاکم حاکم کریں اس میں جو حق ان کا جماعت سفر حقوق خدمت ان کا

کے ذمے ہو گئے ہوں کو طلب کریں گے۔ ان کا پتہ یہ ہے
متصل جوبلی کلکتہ کٹرہ مہنگیان امرتسر

خبریں

ریاست حیدر آباد وکن کی سرحد کی پیمائش کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم ہوئی ہے جس میں انگریزی افسر اور ریاضی افسر ملکر کام کریں گے۔

۲۹ نومبر کو ریلوے کمپنی کے کارخانہ میں واقعیت پر روڈ کلکتہ میں آگ لگی ۱۱ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ مگر اس کارخانہ کا بیمہ ہوا تھا۔

۲۴ نومبر کو گجراتیوں کے مشہور مندر واقع پونہ میں آگ لگی جس کے فاکٹر جو گیا لاکھ روپے کے قریب نقصان ہوا ہے مگر کوئی جان تلف نہیں ہوئی۔

ہندوستان کا سکہ سپر شام و معظم کی تصویر ہوگی غالباً ۱۵ آئندہ جنوری میں جاری ہو جائیگا۔

۲۵ نومبر کو سکر فٹا کے کارخانہ میں رونق واقع ورکس میں آگ لگی جس میں سوا لاکھ روپے کی رونق تھی اور اس کارخانہ کا بیمہ نہیں ہوا تھا۔

امرتسر کی تحصیل میں وبا و طاعون نمودار ہو گئی ہے ہوشیار پور میں بھی طاعون کا زور ہے۔

ریاست پونہ کے ریلوے میں طاعون نمودار ہونے کے باعث ریاست کشمیر کے ریلوے میں سرجن صاحب کی تحریک سے راجستھان میں ۱۰ اول خود لکھ لاکھ دوسرے کو ترغیب دلائی۔

۱۲ نومبر کو بعد عصر ایک عیالی صاحب چوٹ سکول لودھی پور میں ماسٹر سے معذرتی بی بی اور بچوں کے شرف بالاسلام ہوئے

سلطان المعظم دارالخیر حیدر کے نام ایک شہر خانہ طیار کرنے کا حکم دیا ہے جس میں شہر اور نا دار لکھ لکھ کو شہر کا اور حضرت کی تعلیم ہوگی۔

مانچسٹر میں ایک انوسلم کا جنازہ اہل دفعہ اسلامی طریق پر شہر سے گزرا۔

پیرس میں ایک ۱۹ سالہ دیشہ لڑکی جو حجام مختلف زبانوں میں امتحان پاس کر کے سفارت حاصل کر چکی ہے اس نے ایسے شخص سے شادی کا اعلان دیا ہے جو علم زبان میں اس فوجیت لے جاوے ایک چوٹی لڑکی ان کے مقابلہ منظور کیلئے

۲۰ دسمبر کو انگریزی فوج شنگائی پہنچ رہی ہے اور آئندہ فوری جنگ فریج اور چین فوجیں بھی اسے خانی کر جاوین گی

اعجاز احمدی کا نقیبہ مضمون

گرمین ہر ایک پیدوس منکر پر اتمام حجت چاہتا ہوں یا اہی توجہ بہار کو
کار ہمار کو دیکھ رہا ہے اور ہمار کو دنوں پر تیری نظر تو اور تیری حق
نکاح ہوں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں تو ہمیں اور مخالفوں
میں فیصلہ کر دو اور وہ جو تیری نظر میں صاف حق ہو اس کو صانع
مت کر کہ صاف حق کے صانع ہونے سے ایک جہاں خدائے ہموکا اور
میرے قادر خدا تو نزدیک کیا جا اور اسی عدالت کی کرسی پر بیٹھ
اور یہ روز کے جہیز لے قطع کر۔ ہماری زبانیں لوگوں کے سامنے
ہیں اور ہمار کو دنوں کی حقیقت تیرے آگے منکشف ہے میں کیونکر کون
اور کیونکر میرا دل قبول کرے تو صاف حق کو ذلت کے ساتھ تیرا مبارک
دے گا اور شانہ زندگی دے گا کیونکر فتح پائیں گے تیری ذات
کی تجھ سے کہ تو ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ اور جنت رسولی شہاد
صاحب نے خلاف واقعہ اعتراضات اور چوٹی قسموں کو
موضع مذکر کے بدلے میں میری توہین کی ہے وہ تمام میرے
شکوہ خدا تعالیٰ کو سامنے ہیں اور مجھ کو اس تکذیب کا کچھ رنج
بھی نہیں کیونکہ جب کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی کذاب قرار
دیتے ہیں تو اگر مجھے بھی کذاب کہیں تو بڑا کھانا چاہئے کیونکہ
وہ کہتے ہیں کہ خدا کے اس سوال پر کہ کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھ
اور میری ماں کو خدا کر کے مانا کرو۔ عیسیٰ نے جھوٹ بولا یعنی
ایسا جھادیکر اس پر جھوٹا کیا کیونکہ انہوں نے کہا کہ جب تک میں اپنی
استمیت نہیں تھا تو اسے گواہ بنا اور جب تو نے وفات دیدی تو پھر
تو ان پر رتبہ نہیں تھا مجھ کو کیا معلوم کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ اور
ظاہر ہو کہ اس شخص سے زیادہ کون کذاب ہو سکتا ہے جو قیامت
کے دن جب عدالت کے تخت پر خدا بیٹھا گا اس کے سامنے جو
بوسے گا کیا اس سے بدتر کوئی اور جو خطہ ہوگا کہ وہ شخص جو قیامت
سے دوبارہ پہلے دنیا میں آئے گا اور چالیس برس دنیا میں
رہے گا اور نصاریٰ کے ساتھ لڑا ایمان کرے گا اور صلیب
کو توڑے گا اور خضر بن مرثیہ کو قتل کرے گا اور تمام نصاریٰ کو سلا
کر دیکھا جو قیامت کو ان تمام واقعات سے انکار کر کے کہو
گا کہ مجھے خبر نہیں کہ میرے بعد کیا ہوا اور اس طرح پر خدا
کے سامنے جو بیٹھو لیکھا اور ظاہر کرے گا کہ مجھ کو اس وقت سو
نصاریٰ کی حالت اور ان کے مذہب کی کچھ بھی خبر نہیں
جیب سے قوت مجھے وفات دیدی ویکھو یہ کیسا گندہ جھوٹ
ہے اور خدا کے سامنے اس طور سے حق کو کذاب ٹھہرتے
ہیں یا نہیں قرآن شریف کہہ لو اور آیت **فلما توفیتی**
کو آخر تک پڑھا اور پھر کہو کہ تم نے عیسیٰ علیہ السلام کو کذاب
قرار دیا یا نہیں۔

مگر اس پر کیا فحش کر رہی آپ لوگوں کے نزدیک
خدا ہی کا وہبہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تبت

فلما توفیتی میں صاف ظہر پر بیان کر دی اور تیرے
حضرت عیسیٰ کا یہ عذر پیش کر دیا کہ میری وفات کے بعد لوگ
مجھ سے ہیں پس خدا سہارا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ فوت نہیں
ہو تو عیسیٰ ابھی اب تک نہیں مگر وہ کیونکہ عیسائیوں کا
راہ راست پر ہے نہ صرف ان کی حیات تک ہی وابستہ رہا گیا
نہا اور عیسائیوں کی ضلالت کی علامت حضرت عیسیٰ کی وفات
ٹھہرائی گئی تھی اب کہ اس صورت میں آپ کے نزدیک خدا کیونکر
سچا ٹھہر سکتا ہے جبکہ بیان باور نہیں کیا گیا۔
اور ایسا ہی آیت **ما محمد الا رسول قد خلت**
من قبلہ الرسل میں سب نبیوں کی وفات ایک شکر
لفظ میں جو خلت ہے خدا نے ظاہر کی تھی اور حضرت
عیسیٰ کے لئے کوئی خاص لفظ استعمال نہیں فرمایا تھا یہ
بھی نفوذ بالہ آپ لوگوں کے نزدیک خدا کا ایک جھوٹا جو یہ دی
آیت ہے جس کے پڑھنے سے حضرت ابوبکر نے آنحضرت معلوم
کی وفات ثابت کی تھی ابوبکر کی بھی یہی منطق خوب تھی کہ جو دیکھ
حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہو رہا ہے پھر وہ لوگوں کے سامنے
یہ آیت پڑھتا ہے کہ تم کی قسم کہ کبھی دینا ہے کیا اس کو معلوم نہیں
کہ عیسیٰ تو زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور پھر دوبارہ آگیا اور
چالیس برس رہے گا عیسیٰ کی وہ دعا اور افضل رسل کی یہ
عمر **تلك اذا قسمته صنيعة**

اور مجھ کو بھی خوب سمجھ کے آدمی تھے جو اس آیت کے سننے
سے ساکت ہو گئے اور کسی نے ابوبکر کو جواب دیا کہ حضرت
آپ کی قسمی آیت پڑھ رہے ہیں جو ابھی میں حسرت دلاتی
ہے عیسیٰ تو آسمان پر زندہ اور پھر آئیوا لا اور ہمارا پیارا
نبی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا۔ اگر عیسیٰ اس قانون قدر
سے باہر اور ہزار بار برس کی عمر پائیوا لا اور پھر آئیوا لا ہے
تو ہمارے نبی کو یہ نعمت کیون عطا نہ ہوئی اور سچ تو یہ
ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ نے جو اس وقت تمام
حاضر تھے ان میں سے کو ایک بھی غائب نہ تھا اس آیت کے
بھی معنی سمجھ تھے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں
اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو سمجھ صحابہ کو جن کی
دراست محمد نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال منکر جو اور
گر دیتے تھے پچھلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ
ہے جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھا اور دلائل اچھی نہیں رکھتا
تھا لیکن جب حضرت ابوبکر نے جبکہ خدا نے علم قرآن عطا
کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب صحابہ پر موت جمے انبیاء
غائب ہو گئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہو کر
اور ان کا وہ صدمہ جو ان کے پیارے نبی کی موت کا
ان کے دل پر تھا تار با تار دھینک گئیں کو چون میں دلائل
پڑھتے پڑھتے اسی تقریب پر حسان بن ثابت نے مرثیہ کے
ظہور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بجا

كُنْتَ السَّوَادَ لَنَا ظِلًّا
فَعِنِّي عَلَيْكَ اَنَا ظِلُّ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلَمَّا كُنْتَ
تَعْلِيكَ كُنْتَ اُحَادِثُ

یعنی تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی چٹلی
تھا۔ میں تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا۔ اب جو چاہے
میرے عیسیٰ ہو یا سوس۔ تجھے تو تیری ہی موت کا دہڑکا تھا
یعنی تیرے مرنے کے ساتھ ہم نے یقین کر لیا کہ دوسرے
تمام نبی مر گئے ہیں ان کی کچھ پرواہ نہیں مصرعہ
عجب تھا عشق اسد لیلین محبت ہو تو اسی ہو
پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح جھوٹا قرار دیتے ہیں
کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ امداس کی
مان کو شہر ایک ٹیلہ پر مجبور دیں میں صاف پانی پیتا
تھا یعنی پشے جاری تھو بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر
تھی جیسا کہ فرماتا ہے **وَاَدْنٰ اَسْمَا اَلٰی نَزْلِهَا ذَاتِ**
قُرْاسٍ وَصَحْبَيْنِ يَحْمِيْنِ واقعہ صلیب کے بعد جو ایک
بڑی مصیبت تھی اور اس کی مان کو ایک بڑے ٹیلہ پر مجبور
پڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار رہتا یعنی خطہ کشمیر۔ اب
اگر آپ لوگوں کو عری سے کچھ بھی سمجھ ہو تو آپ سمجھ سکتے ہیں
کہ اسی کا لفظ اسی موقع پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت
پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دی جاتی ہے بھی حاورہ تمام قرآن
شریف میں اور تمام اقوال عرب میں اور احادیث میں
موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی تمام عمر میں صلیب کی ہی مصیبت
پیش آئی تھی اور حدیث سے ثابت ہے کہ مریم کو ماحول کی ہی
واقعہ سخت غم پہنچا تھا۔ پس یہ آیت بلند آواز سے جاری
ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد خدا تعالیٰ نے اس آفت سے
حضرت عیسیٰ کو نجات دیکر اس کو موزی ملک کو کسی دوسرے ملک
میں پہنچا دیا تھا جہاں پانی صاف کے پشے بہتے تھے اور
اونچا ٹیلہ تھا اب سحال یہ ہو گیا آسمان پر بھی کوئی چتر بار
ٹیلہ ہے جس پر خدا تعالیٰ نے واقعہ صلیب کے بعد حضرت
سیح کو بجا بھیجا اور ملک کو بھی اور حضرت سیح کے سوار مخ میں
غور کر کے کوئی نظیر تو پیش کر دو کہ کسی مصیبت کے بعد انہیں
ایسے ملک میں جگہ دی گئی ہو جو آرام گاہ اور جنت نظیر ہو اور
بڑا ٹیلہ ہو تمام دنیا سے بلند اور چٹے جاری ہوں پس آپ
کے خیال کے زور سے خدا تعالیٰ نفوذ بالہ صریح چوٹا
ٹھہرتا ہے کہ وہ تو صلیب کے بعد ٹیلہ کا ذکر کرتا ہے جس میں نبی
اور اس کی ماں کو مجید دی گئی اور آپ لوگ خواہ مخواہ اس
کو آسمان پر بٹاتے ہیں اور بعض بیکار بیلا بٹلا تو کسی کہ
نبی ہو کہ تیری موت کیوں بیکار بیٹھا رہا ہو۔ (باقی آئندہ)